بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۴
اَز الفضل بید تو سر بسر شانِ مصطفےٰ ہے بر ستاں مقام محمدؐ
روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر
یومِ یکشنبہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۲ امان ۱۳۴۶ ہش ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۵۴

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۱۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل کھانسی بہت زیادہ اٹھتی رہی۔ آج صبح پہلے کی نسبت بہت فرق ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

- ربوہ ۱۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود کل مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں ہی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احمدی خواتین کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کے سلسلہ میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے سورۃ الاحزاب کی آیات ۲۹ تا ۳۲ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا ... الخ کی تفسیر بیان فرما کر احمدی خواتین پر واضح فرمایا کہ ان کا فرض ہے کہ وہ دین کی سربلندی کے لئے ایسی عظیم الشان قربانیاں کریں کہ جن کی مثال کہیں نہ ملتی ہو کیونکہ وہ ایسی خواتین ہیں کہ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ حضور نے تربیت اولاد کے ضمن میں انہیں توجہ دلائی کہ وہ اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ صحیح معنوں میں اسلام کے سپاہی ثابت ہوں۔ اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کریں گی۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوہرے اجر اور رزق کریم کی مستحق ٹھہریں گی۔ بصورت دیگر انہیں دوگنے عذاب کی وعید کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

- ربوہ ۱۱ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات بخار ۱۰۲ درجہ سے بھی اوپر تھا۔ رات بھر پسینے آتے رہے۔ آج صبح بخار نہیں ہے۔ لیکن دو تین روز سے یہی کیفیت چل رہی ہے کہ شام کو بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اور ساری رات تیز بخار رہتا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

- ربوہ ۱۱ مارچ۔ گزشتہ رات سے یہاں مطلع ابر آلود ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے

ایک طالب حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے

"صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کیلئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا۔ اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے۔ پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام رکوع سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے۔ خواہ اسے سمجھیں یا نہ سمجھیں ایک اور افسوسناک امر پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے ہی مسلمان نماز کی حقیقت سے ناواقف تھے اور اس پر توجہ نہیں کرتے تھے۔ اس پر بہت سے فرقے ایسے پیدا ہو گئے جنہوں نے نماز کی پابندیوں کو اڑا کر اس کی جگہ چند وظیفے اور ورد قرار دے دیئے۔ کوئی نوشاہی ہے کوئی چشتی ہے کوئی کچھ ہے کوئی کچھ یہ لوگ اندرونی طور پر اسلام اور احکام الٰہی پر حملہ کرتے ہیں اور شریعت کی پابندیوں کو توڑ کر ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ ہمیشہ ہر ایک طالب حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء

تاریخ احمدیت — جلد ہفتم

ادارۃ المصنفین ربوہ مغربی پاکستان نے گزشتہ سالانہ جلسہ پر تاریخ احمدیت کی جلد ہفتم شائع کی ہے۔ اس جلد میں ۱۹۳۲ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔ تاریخ احمدیت میں یہ پانچ چھ سال پُرفتن اور المناک دور ابتلاء کا زمانہ ہے۔ مؤلف نے بڑی تقطیع کے پونے چھ سو صفحات میں اس دور کی تاریخ کو بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ اس کو مختصر ہی کہا جا سکتا ہے۔ انسانی تاریخ کے بعض ادوار ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں تھوڑی مدت میں ہی بہت سے واقعات بجلی کی رفتار کے ساتھ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور ایسی تیزی سے حرکت کرتے ہیں۔ کہ اگر ہر واقعہ کی تفصیلات بیان کرنے کی کوشش کی جائے تو اول تو ہر پہلو پر حصر ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ دوم اگر کسی قدر کامیابی ہو بھی تو کئی ضخیم مجلد تیار ہو سکتی ہیں۔ تاہم کتاب زیر تبصرہ میں کوشش کی گئی ہے کہ واقعات کا تسلسل بھی قائم رہے اور ہر پہلو کو اجاگر بھی کیا جائے اور مختصر مگر چچے تلے الفاظ میں تمام واقعات بیان بھی ہو جائیں۔

یہ جلد دو بابوں پر مشتمل ہے۔ ہر باب کو گیارہ گیارہ فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں مختلف واقعات ہیں جو اس دور میں ظہور پذیر ہوئے۔ دوسرے باب میں احرار اور حکومت کی طرف سے منظم مخالفت۔ اس کا پس منظر تفصیلی اور اثرات و نتائج پیش کئے گئے ہیں۔ اس دور میں احمدیت کی مخالفت میں نئے نئے منصوبے تیار ہوئے جن کی حقیقت پر سے مؤلف نے باوثوق شہادت سے پردہ اٹھایا ہے مثلاً اسی دور میں جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دلانے کا حربہ بڑے زور شور سے استعمال کیا گیا۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ اس سوال کو علامہ مرحوم نے پیش کیا۔ لیکن مؤلف نے باوثوق شہادت سے ثابت کیا ہے کہ اس کے حقیقی موجد ہندو کانگرسی لیڈر تھے جو مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ یہ شوشہ ہندو کانگرسی لیڈروں ہی نے چھوڑا تھا اور احرار اور مولوی ظفر علی خاں نے اپنا آلہ کار بنایا تھا۔ اور مشہور ہندو آریہ اور کانگرسی اخبارات نے اس کو ہوا دی تھی۔ مؤلف تاریخ احمدیت نے اس پہلو پر پوری پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ بھی دکھایا ہے کہ ایک طرف تو ہندو اچھوتوں کو مذہباً اپنا اَٹوٹ انگ سمجھ کر ان کی جداگانہ نیابت کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کو طرح طرح کی فریب کاریوں اور چالاکیوں سے منتشر کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ یہاں ایک حوالہ اس کتاب سے نقل کرنا خالی از دلچسپی نہیں ہوگا۔

"سیاسیات میں "تقسیم کرو اور حکومت کرو" Divide and Rule کا ہتھیار بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس ہتھیار سے اگرچہ انگریز اور ہندو دونوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ مگر یہاں تک مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا تعلق ہے۔ کانگرسی لیڈروں اور دوسرے ہندوؤں نے اسے مؤثر ترین حربہ کے طور پر استعمال کرنے میں ایسی بیباک ذہنی اور ہوشیاری اور چالاکی کا مظاہرہ کیا ہے کہ حیرت آتی ہے۔

ہم پہلے باب میں گاندھی جی کی اس کوشش کا ذکر کر چکے ہیں جو انہوں نے اچھوتوں کو سیاسی طور پر ہندوؤں کے ساتھ ضم کرنے کے لئے کی۔ چنانچہ گاندھی جی نے ستمبر ۱۹۳۲ء میں مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کو لکھا (۱) "میرے لئے یہ معاملہ مذہب کا معاملہ ہے محض سیاسی معاملہ نہیں ہے اچھوتوں کو دو دو ووٹ مل جانے سے نہ ان کی حفاظت ہوتی ہے اور نہ[۲] ہم ہندو قوم ٹکڑے ہونے سے بچ سکتی ہے۔ میں جداگانہ انتخاب کو جو اچھوتوں کو دیا جا رہا ہے ایک ایسا زہر سمجھتا ہوں جو ہندو قوم کے جسم میں ٹیکہ کے ذریعہ پھیلایا جا رہا ہے۔ اور جو ہندو دھرم کو تباہ کر دے گا بلکہ اچھوتوں کو کوئی نفع نہیں پہنچائے گا"

(۲) "آپ اس معاملہ کو سمجھنے کے قابل نہیں خواہ آپ کتنے ہی ہمدرد کیوں نہ ہوں۔ میں اچھوتوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے زیادہ نمائندگی دینا برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن میں ان کی قانونی علیحدگی برداشت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ دھرم کی شرن میں ہیں۔"

عجیب بات ہے کہ وہی ہندو قوم جسے اچھوتوں کی قانونی علیحدگی بھی گوارا نہ تھی اسی نے مسلمانوں میں احمدیوں کے غیر مسلم اور جداگانہ اقلیت قرار دیئے جانے کا سوال اٹھایا۔ اور یہ خدمت مولوی ظفر علی خاں صاحب اور مجلس احرار نے سرانجام دی۔" (تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۳۸۹)

یہاں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس طرح مسلمانوں کے بعض اعلیٰ سے اعلیٰ دل و دماغ والے انسان بھی ہندوؤں کے اس جال میں پھنس گئے۔ اور ابھی تک اس میں گرفتار چلے آتے ہیں۔

الغرض مؤلف تاریخ احمدیت نے اس پُرفتن دور کے حالات نہایت محنت سے مرتب کئے ہیں۔ اور کہنا چاہیئے کہ کوزے میں دریا کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پھر مؤلف نے اس بات کو بھی واضح کیا ہے کہ اس پُرفتن دور میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس اولوالعزمی اور خداداد ذہانت کا مظاہرہ فرمایا۔ اور آپ نے بفضل خدا کس حکمت سے جماعت کی کشتی نوح کو اس طوفان بلا سے بار بار بچا کر کنارے پر لگایا۔

اس لحاظ سے بھی تاریخ احمدیت کی یہ جلد نہایت اہم ہے۔ اس میں

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

حدیث النبیؐ

تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا

• عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا و توسعوا

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ایسا نہیں چاہیئے کہ ایک شخص دوسرے آدمی کو اٹھا کر اس جگہ بیٹھ جائے بلکہ دوسرے آدمی کے آنے پر کھل کر بیٹھ جایا کرو۔

• عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیاً بیدہ ھکذا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کا اپنی پنڈلیوں کے گرد حلقہ بنایا ہوا تھا۔

(بخاری کتاب الاحکام)

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۲)

رسول اللہ کا خادم اور امتی ہونے کا دعوےٰ

امتِ محمدیہ سے الگ ہونے یا نبی اور مستقل امت بنانے کا سوال تو تب ہی پیدا ہو سکتا تھا کہ جب حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مستقل نبوت کا دعوےٰ کیا ہوتا یا براہِ راست بلا اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روحانی فیوض و کمالات حاصل کئے ہوتے مگر آپ کا تو دعوےٰ ہی یہ ہے کہ مَیں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور آپ کا امتی ہوں اور سب برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی پیروی سے حاصل کی ہیں ۔

وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اللہ تعالےٰ نے آپ کے اِس دعویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کو ایک الہام میں فرمایا

كلّ بركةٍ من محمّد
صلى الله عليه وسلم
فتبارك من علّم وتعلّم

کہ ہر ایک برکت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے ہی حاصل ہوتی ہے پس وہ وجود کیسا ہی برکت والا ہے جسنے روحانیت کی اسباق کی تعلیم دی اور وہ بھی کیسا بابرکت وجود ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روحانی علوم کی تعلیم کو حاصل کیا۔

اسی طرح آپ کے الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام ہے کہ

"ربّ اصلح امة محمّدٍ"
(تحفہ بغداد)

کہ اے میرے رب! امتِ محمدؐ کی اصلاح اور بہتری کی صورت پیدا فرما۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ نے کوئی الگ امت بنائی ہوتی اور جماعتِ احمدیہ امتِ محمدیہ کا حصہ نہ ہوتی تو پھر امتِ محمدیہ کی اصلاح اور بہتری کے سلئے خدا تعالےٰ کے حضور یہ دعا کرنے کی کیا ضرورت تھی اس کی بجائے تو آپ کو آپ کی اپنی امت کا خاص نام لے کر دعا تعلیم کی جاتی اور اس کی بہتری اور بھلائی کے لئے دعا سکھائی جاتی ۔

الغرض آپ نے خدا تعالیٰ کی وحی کی بناء پر اپنے آپ کو امتی قرار دیا اور اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ۔

"مجھے خدا تعالےٰ نے میری وحی میں بار بار امّتی کہہ کر بھی پکارا ہے اور نبی کہہ کر بھی۔ ان دونوں ناموں کے سُننے سے میرے دل میں نہایت لذّت پیدا ہوتی ہے اور مَیں شکر کرتا ہوں کہ اس مرکّب نام سے مجھے عزّت دی گئی اور اس مرکب نام رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم عیسےٰ ابنِ مریم کو خدا بناتے ہو لیکن ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس امّت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امّتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو آئندہ کے بلئے بھی یہ فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیراتِ قدسی ابدالآباد تک جاری ہیں اور قیامت تک آپ کی برکتوں کے فیوض جاری رہیں گے۔ اور ان پاک تاثیرات اور برکتوں کو ظاہر کرنے کے لئے سلسلہ احمدیہ کو قائم فرمایا گیا ہے ۔ آپ لکھتے ہیں :-

"ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیراتِ قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء)

پس جو شخص اس بات کا مدعی ہو کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیراتِ قدسیہ ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں اور یہ کہ ان تاثیراتِ قدسیہ کے اظہار کے لئے سلسلہ احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے ایک الگ اور جدید امت بنالی ہے اس وجہ سے کہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کی برکت سے امتی نبی ہونے کا دعوےٰ کیا کس قدر دُور از حقیقت بات ہے۔ کیا کوئی ایمان دار انسان ایسا الزام تراش سکتا ہے ؟

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کے ثبوت میں اس بات کو پیش کیا کہ آپ امتِ محمدیہ کے خلیفہ ہیں اور یہ کہ امتِ محمدیہ کے جملہ خلفاء اسی امت میں سے ہوں گے نہ کہ باہر سے۔ آپ اپنی کتاب نزول المسیح صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں :-

"سورۂ نور اور سورۂ فاتحہ پر نظر غائر کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت سے ہوں گے۔"

اس بات کو اپنی صداقت کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو امتِ محمدیہ میں شامل کرتے ہیں۔

پھر آپ اپنے ملہم من اللہ ہونے کے ثبوت میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ وہ امتِ محمدیہ کے برگزیدہ اور نیک لوگوں کو انبیاء کے انعامات کا وارث بنائے گا چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"اگر خدا کو یہ منظور ہی نہیں کہ بموجب دعا اھدنا الصراط المستقیم انبیاء علیہم السلام کے انعامات میں اس امّت کو بھی شریک کرے تو اس نے کیوں یہ دعا سکھلائی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۳۴)

ایسے واضح بیانات کی موجودگی میں کسی کا یہ کہنا کہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے امتِ محمدیہ کے مقابل ایک الگ اور جدید امت بنائی آپ پر اور آپ کی جماعت کے خلاف کیسا مفتریانہ الزام ہے۔ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ اعلان فرمایا:-

"ہم مسلمان ہیں اور امتِ محمدی ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے روگردانی کرنی کفر ہے۔"

بلکہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ تو تمام تر روحانی برکات اور ترقیات کا منبع اور سرچشمہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اتباع میں یقین کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

"ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

قرآنِ کریم، احادیث اور فقہ میں امتِ محمدیہ کی جو خصوصی علامات بیان کی گئی ہیں ان سب کو آپ اور آپ کی جماعت نہ صرف دل و جان سے تسلیم کرتی ہے بلکہ ان کے مطابق عمل بھی کرتی ہے۔ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خاتم الانبیاءؑ ہیں مانتے ہیں اور یوم البعث (یعنی قیامت) اور دوزخ و جنت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہلِ قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسولؐ نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور ہم نہ شریعت میں کچھ بڑھاتے ہیں اور نہ کم کرتے ہیں اور ذرّہ کی کمی بیشی نہیں کرتے۔ اور جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں اور اس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں۔"

(نور الحق صفحہ ۵ حصہ اوّل)

ایسے مومن اور موحد اور ارکانِ اسلام پر عامل فدائی اور حامیٔ دین اور عظیم خادمِ اسلام کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے الگ امت بنائی یا آپ سے تعلق رکھنے والے کسی اور الگ امت کے افراد ہیں کس قدر افتراء اور ظلم ہے۔

(۲)

تاویلات کا دروازہ کھولنے کا اعتراض

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے تاویلات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب احمدیت کسی مسئلہ کی وضاحت قرآن و حدیث سے کرتی ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث نے جن امور کو بطور محکمات کے بیان کیا ہے اُن کی تردید یا تکذیب نہ ہو اور اللہ تعالےٰ کے کلام یا اُس کے پاک رسولؐ کے کلام میں کسی قسم کا تناقض نہ پیدا ہو اور مسئلہ کی اصل حقیقت و واقعات اور لغت کے بھی مطابق ہو تو مخالفینِ احمدیت ایسی تشریح یا توضیح سُن کر فوراً یہ بات کہہ کر کہ احمدی تاویلیں بہت کرتے ہیں بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ گویا تاویل کرنا اور کسی بات کی اصل مُراد اور حقیقت کو بیان کرنا ایسا ہے۔ قرآن کریم اور حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوالِ مبارکہ

کی تصدیق ہو اُن لوگوں کے نزدیک ایک قابلِ اعتراض بات ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبال جیسے فلسفی اور مولٰنا مودودی جیسے عالم بھی تعصب اور دشمنی کی بناء پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ احمدیوں کو تاویلات ترک کر کے اصل حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیئے اور جب یہ حضرات اصل حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے دعوت دیتے ہیں تو دراصل ان کی مراد اصل حقیقت نہیں ہوتی بلکہ الفاظ کا ظاہر ہوتا ہے خواہ اس ظاہر معنی یا بیان سے قرآن کریم کی دائمی صداقتیں ہی کیوں نہ باطل ہوتی ہوں۔

تاویل کے معنے

اِس اعتراض کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم لفظ 'تاویل' کی پوری تحقیق کریں کہ اس سے کیا مُراد ہے اور اسکے کیا معنے ہیں۔ تاویل عربی زبان کا لفظ ہے قرآن کریم میں تقریباً سترہ مرتبہ مختلف سورتوں میں اس لفظ کا استعمال ہوُا ہے۔ صرف سورۃ یوسف ہی میں آٹھ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں "تاویل" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ عربی زبان کی مشہور اور مُستند لُغت مفرداتِ راغب اور اقرب الموارد میں لفظ "تاویل" کے جو معنے لکھے ہیں پہلے وہ آپ سُن لیں:۔

(۱) التّاویل من الاول

بمعنی الرّجوع الی الاصل

جس کے معنے ہیں کسی چیز کا اپنے اصل کی طرف رجوع کرنا۔ وذالك هو ردّ الشّئ الی الغایة المراد ة منه علمًا کان او فعلًا۔ اور تاویل کے معنی ہیں کسی چیز کو اصل مقصود اور غایت کی طرف لوٹانا خواہ اس کا تعلق ذہن اور دماغ سے ہو یا دیگر اعضاء سے۔

(مفرداتِ راغب)

(۲) اور اقرب الموارد میں لکھا ہے:۔

التّأویل: العاقبة۔ انجام

بیان احد محتملات اللّفظ۔ کسی لفظ کے احتمالی معانی میں سے کسی ایک معنی اور مراد کی تعیین کرنا۔

اوّل الشئ الیه۔ رجّعهٗ ومنه اوّل اللہ علیك ضاآلّتك ای ردّ علیك ضاآلّتك۔ اوّل کے معنے ہیں کسی چیز کو اسکی اپنی جگہ پر واپس لایا۔ چنانچہ جب کسی کی کوئی چیز گُم ہو جاتی ہے تو اُسے دعا کے طور پر کہا جاتا ہے اوّل اللہ علیك ضاآلّتك اللہ تعالےٰ تیری گمشدہ چیز تیرے پاس واپس لائے۔

—— والکلام ۔ دبّرہٗ۔ وقدّرہٗ وفسّرہٗ۔ یعنی جب اوّل الکلام کہیں تو اس کے معنے ہوتے ہیں کلام پر تدبّر کر کے اس کی اصل مراد کو ظاہر کیا۔

اور جب اوّل الرّؤیا کہیں تو عبّرھا اُس کے معنے ہوتے ہیں خواب کی تعبیر کی۔

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اور مولٰنا شبیر احمد صاحب عثمانی نے عربی زبان کی مُستند لُغات سے تاُویل کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"عربی میں تاُویل کے معنی کسی بات کے نتیجہ اور مآل کار کے ہوتے ہیں اور باتوں کے مقصد و مطلب پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے یعنی انسان میں علم و بصیرت کی ایسی قوت کا پیدا ہو جانا کہ ہر بات کے مطلب اور مآل کا منشا معلوم ہو جائے۔ معاملات کی تہ تک پہنچ جانا۔ امور اور مہمّات کے بھیدوں کا رمز شناس ہونا۔ ہر بات کی نبض پہچان لینا اور امورِ حقّہ کا مطلب پا لینا۔ کوئی بات کتنی ہی اُلجھی ہوئی ہو لیکن اُس کو اس طرح سُلجھا لینا کہ ساری باتوں کی کل ٹھیک بیٹھ جائے۔"

(انبیاءِ قرآن)

مولانا سعید احمد صاحب ایم۔ اے فاضل دیوبند اپنی کتاب "فہم قرآن" کے ص۲۶ پر لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابنِ عباسؓ کے متعلق دعا کی تھی: اللّٰھمّ فقّھه فی الدّین" اے اللہ تُو ابن عباس کو دین میں نظر تفقّہ عطا فرما۔" اور بعض روایتوں میں بجائے فقّھه فی الدّین کے علّمه التّاویل کے الفاظ آئے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! تُو قرآن مجید کی آیات کا صحیح مصداق ابنِ عباس کو بتا دے۔"

مولٰنا ابوالکلام آزاد نے آیت وما یعلم تاویلهٗ الّا اللہ والرّاسخون فی العلم کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "ترجمان القرآن ص۲۸ پر لکھا ہے:۔

"حالانکہ ان کی حقیقت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

مولانا مودودی صاحب نے اپنی تفسیر "تفہیمات القرآن" میں اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے

"حالانکہ اُن کا حقیقی مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدّث دہلوی نے تأویل الاحادیث پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور اپنے رسالہ "الفوز الکبیر" میں تأویل کو علمِ وھبی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے "علمِ تعبیر کے اُن وھبی علوم میں سے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے انبیاء علیہم السلام کے قصّوں کی تاویل بھی ہے۔ فقیر نے اِس فن کا ایک رسالہ تاویل الاحادیث" کے نام سے "تالیف کیا ہے اور تاویل سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جس زمانہ میں جو تدبیر چاہی ہے اُس کی رُو سے ہر ایسے قصّہ کے لئے جو اُس وقت واقع ہوُا ہے ایک مبدءِ پیغمبر اور اُس کی قوم کی استعداد سے ہوتا ہے اور گویا اِنہی معنی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے و یعلّمك من تاویل الاحادیث"

(ص۸۴)

(باقی)

[redacted]

عنایاتِ خداوندی پر اظہارِ تشکر

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب۔ ربوہ)

گزشتہ دنوں دو مقامی دوست میری عیادت کے لئے بعد نماز جمعہ تشریف لائے اور دیر تک میرے پاس بیٹھے رہے اور میری حالت کو دیکھ کر جذبات ہمدردی سے بھر گئے۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے دریافت کیا کہ آیا وہ میری حالت بیماری اور کمزوری کا لکھ کر میرے لئے اخبار میں تحریکِ دعا کر دیں لیکن مَیں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا اور بتایا کہ بے شک ایسی تحریک سے میری ذات کو تو ضرور فائدہ پہنچ جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی ڈر ہے کہ بعض عزیزوں کے لئے یہ مزید فکر اور تشویش کا موجب نہ بن جائے۔

اِس تمہیدی اظہار کے بعد مَیں اصل بات لینے کچھ اظہارِ تشکّر کے لئے لکھتا ہوں جس سے احباب کرام بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ امر یہ ہے کہ عزیزم سیٹھ آدم اسماعیل (عرف دادو) ابن حضرت سیٹھ اسماعیل صاحب آدمؓ) جو کاروبار کے سلسلہ میں راولپنڈی آئے ہوئے تھے اور چند دنوں کے لئے ربوہ میں بھی تشریف لائے تھے میری عیادت کے لئے تشریف لائے انہیں دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا کہ وہ مجھے اپنے بیٹوں جیسے پیارے ہیں اُن کی آمد سے جہاں میری ظاہری حالت فوری طور پر بہتر نظر آنے لگی وہاں باطنی طور پر بھی مجھے نہایت درجہ فائدہ پہنچا۔

مَیں گزشتہ ماہِ دسمبر میں چند روز کے لئے کراچی گیا تھا تو آں عزیز اور ان کی اہلیہ نے اپنی جدی صفت مہمان نوازی (حضرت سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم بڑے مہمان نواز تھے) کے ماتحت میری بھی دل کھول کر میزبانی کی۔

لیکن ایک دوسری وجہ میرے دل کے شکرِ خداوندی سے لبریز ہو جانے کی یہ ہے کہ عزیزی دادو سے میرے قیام کراچی کے دوران مجھے رزق روحانی بھی میسر آیا۔ وہ رزق کیا تھا وہ اعلےٰ درجہ کے عرفان الٰہی کو ظاہر کرنے والا ان کا بیان تھا انہوں نے میرے سوال پر کہ آپ کا کیا حال ہے (جانی اور مالی بہبود کے لحاظ سے) برجستہ جواب دیا کہ اللہ کا بڑا شکر ہے اس کے فضل سے سب کچھ حاصل ہے اب تو اس سے اَور مانگتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مَیں ان الفاظ کو سُن کر سکتہ کی سی حالت میں آ گیا۔ ہاں ساتھ ہی اپنی خوش نصیبی معلوم ہونے لگی کہ مجھے ایک سبق روحانی حاصل ہوا اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ مجھے وہ روحانی رزق ملا جس کا اوپر ذکر ہوُا۔ اللہ تعالےٰ آں عزیز کی عمر میں برکت دے اور اُسے تشکر ایزدی کا تازیست نمونہ بنائے رکھے اور مجھے بھی ایسے عزیز کے طفیل تازیست عرفان بخشتا رہے اور اپنے شکر کا موقع دیتا رہے۔

نمازِ تہجّد کی تاکید

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجّد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں دو رکعت ہی پڑھ لے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۲ء)

شعبہ تربیت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کے سینتالیسویں سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

اہم دینی و تربیتی موضوعات پر تقاریر

مکرم احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ مشرقی پاکستان

(۱)

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا سنتالیسواں سالانہ جلسہ ۴ بخشی بازار روڈ دار التبلیغ ڈھاکہ میں مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء کو شروع ہو کر ۲۶ فروری ۱۹۶۷ء کو بخیر و خوبی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے لئے تیاری ایک ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی۔ اخبارات میں مقررہ تاریخوں میں جلسہ کے انعقاد سے متعلق خبریں شائع کرائی گئیں۔ ڈھاکہ اور چاٹگانگ کے تمام اخبارات نے خبر شائع کی یہ اخبارات جلسہ کے دوران اور بعد میں بھی روداد جلسہ اور تقاریر کے اہم حصے بھی شائع کرتے رہے۔ ایک روزنامہ نے افتتاحی اجلاس کی تصویر بھی خبر کے ساتھ شائع کی۔ جماعتوں کو سرکلرز اور رسالہ احمدی کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ ہینڈ بلز کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ اور شہر کے نمایاں حصوں میں پوسٹر بھی چسپاں کئے گئے۔ کئی سو دعوتی کارڈ چھپے ہوئے پروگرام کے ساتھ سرکاری و غیر سرکاری معززین کو دئے گئے۔

ایک ماہ قبل احاطہ دار التبلیغ میں ہماری نئی مسجد کی بنیادیں رکھنے کا کام شروع کیا گیا تھا جس کا سنگ بنیاد گذشتہ سال سالانہ جلسہ کے موقع پر رکھا گیا تھا۔ اسکے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت قادیان شریف کی ایک اینٹ پر دعا کر کے مرکزی وفد کے ہاتھ ارسال فرمائی تھی۔ اس مسجد کی تعمیر کا کام دو احمدی کنٹریکٹر منشی عبد الخالق صاحب اور منشی بدر الدین صاحب کے سپرد ہے جنہوں نے سالانہ جلسہ کی آمد کے پیش نظر بڑی محنت اور مستعدی سے وقت کے اندر کام کے ضروری حصہ کو مکمل کر کے یہ بابرکت موقعہ پیدا کر دیا کہ اسی وسیع و عریض زیر تعمیر مسجد کے اندر جو سائبان اور قناتوں سے آراستہ کر دی گئی تھی پہلی بار مورخہ ۲۴/۲ کو نماز جمعہ ادا کی گئی اس کے معاً بعد وہاں ہمارا سہ روزہ سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جلسہ گاہ شایان شان تیار کیا گیا۔ دار التبلیغ کے بڑے گیٹ کو بھی آراستہ کیا گیا۔ مستورات کے لئے علیحدہ رہائش اور جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر کا بھی عمدہ انتظام رہا جس سے آواز دور دور تک پہنچتی رہی۔

ساٹھ سے زیادہ احمدی جماعتوں میں سے جو صوبے کے تمام اضلاع میں پھیلی ہوئی ہیں تقریباً ایک ہزار احمدی احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ مہمانوں کی آمد دو تین روز پہلے ہی سے شروع ہو گئی تھی۔ ان کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام رہا۔ مقامی جماعت کے اطفال خدام و انصار نے ملکر جملہ انتظامات بڑے اخلاص سے اور احسن رنگ میں سرانجام دئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مرکز کی طرف سے اس جلسہ میں شرکت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو بھجوایا۔ چنانچہ یہ مرکزی وفد مورخہ ۲۳/۲ کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ پہنچا۔ مقامی جماعت نے ان کا بڑی محبت و خلوص سے ہوائی اڈہ پر استقبال کیا۔

اس سہ روزہ سالانہ جلسہ میں جو کل چھ اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ چوبیس اہم دینی موضوعوں پر مدلل و موثر تقاریر ہوئیں ہر اجلاس کے دوران جلسہ گاہ سامعین سے بھرپور رہی۔ یہاں تک بہت سے لوگ کرسیوں پر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے کھڑے ہو کر تقاریر کو سنتے رہے۔ بعض مخالفین نے روکاوٹیں ڈالنے کی حتی المقدور کوشش کی تھی مگر بفضلہ تعالیٰ وہ جلسے کی کامیابی میں کسی قسم کا رخنہ پیدا کرنے میں ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مبارک موقعہ پر دس نئی بیعتیں ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے جلسے کی کسی قدر تفصیلی روداد درج ذیل ہے۔

اجلاس اوّل

مورخہ ۲۴ فروری کو نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آپنے نظام وصیت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ہر احمدی کو وصیت کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ نمازوں کے بعد جلسہ کا اجلاس اول پروگرام کے مطابق ٹھیک ڈھائی بجے زیر صدارت محترم مولوی محمد صاحب بی اے صوبائی امیر مشرقی پاکستان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہٗ مشتاق احمد صاحب سہگل اور بھر نور الٰہی صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔ اس کے بعد جلسہ کمیٹی کے صدر جناب محمد شمس الرحمان صاحب ایل ایل بی بار ایٹ لاء نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ صوبائی امیر محترم مولوی محمد صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے عظیم الشان کام کے آغاز اور خلافت احمدیہ کی قیادت میں اس کام کی تکمیل کے ضمن میں بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مسئلہ خلافت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے ساتھ پورے خلوص سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے کامل طور پر مستفیض ہونے کی موثر رنگ میں تلقین فرمائی۔ آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ابن مریم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن و حدیث کی رو سے حضرت مسیح ابن مریم کا وفات یافتہ ہونا ثابت فرمایا اور اس امر کو اسلام کی برتری کی دلیل اور اسلام و عیسائیت کے درمیان ہار جیت کے لئے فیصلہ کن قرار دیا۔ آپ کے بعد اسلام میں اقتصادی نظام کے موضوع پر شاہ مستفیض الرحمان صاحب ایم اے وائس پرنسپل نے ایک پُر مغز تقریر فرمائی جس میں آپ نے اسلام کی اقتصادی تعلیم کی برتری اور اسے دنیا میں امن و ترقی اور حق و انصاف کے قیام کا واحد ذریعہ ثابت کیا۔ بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے موجودہ دنیا میں مذہب کی ضرورت کے موضوع پر مدلل و موثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے اسلام کا اپنی عالمگیر تعلیم اور آسمانی نشانات کے ذریعہ زندہ مذہب ہونا ثابت کیا اور اس کا امن عالم اور انسانیت کی نجات کے لئے ضروری ہونا واضح فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسے کا اجلاس اوّل بخیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

بعد ادائیگی نماز مغرب و عشاء اجلاس دوم مکرم جناب بدر الدین صاحب پبلک پراسیکیوٹر رنگپور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم قاری ابو طاہر صاحب نے کی اور نظم شیخ ظفر احمد صاحب (اردو میں) اور پیر مسلم صاحب (بنگلہ میں) نے خوش الحانی سے سنائیں اس کے بعد محترم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر ایک مدلل و مفصل تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد اسلام اور قومی اتحاد کے موضوع پر محترم شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی ممبر بورڈ آف ریونیو حکومت مشرقی پاکستان نے تقریر فرمائی اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں قومی اتحاد کو قومی و ملکی استحکام و ترقی کے لئے ضروری قرار دیا۔ اسکے بعد صاحب صدر نے پروگرام کے مطابق اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس طرح ہمارے جلسہ کے پہلے روز کے دو اجلاسوں کی کارروائی بخیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ تکمیل پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزہ رضیہ اختر اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب گھمن سکنہ کوٹ گھمناں مشمولہ گھوئیکی کا اپریشن موتیا ڈسکہ ہسپتال ہوا تھا۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(چوہدری محمد شریف احمدی از فیروز والہ)

۲۔ میری خالہ جان (امۃ الرحمان صاحبہ) کو تقریباً پانچ چھ ماہ سے معدہ اور دل کی تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(امۃ الرشید شوکت ربوہ)

۳۔ میرے ایک دوست بشیر احمد صاحب امسال ایم اے اکنامکس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کریم احمد طاہر۔ مائننگ انجنیئر مظفرآباد

۴۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ چیچہ وطنی کی آنکھوں میں بعض کی وجہ سے خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

ہر قسم کے دیدہ زیب رنگوں میں ملبوسات مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ سے خرید فرماویں

اعلان دار القضاء

محترمہ میمونہ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری امیر احمد صاحب ولد چوہدری شاہ محمد صاحب سیالکوٹ حال مقیم بیرکس دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے خاوند مورخہ ۱۵/۱/۶۶ کو وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی کچھ رقم بطور فاضلہ وصیت کے حساب میں جمع تھی۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس رقم میں سے مبلغ ۳۴۰۰ روپے بذریعہ قضاء مرحوم کے ورثاء کو ادا کئے جائیں۔ مرحوم کے ورثاء یہ ہیں:

۱۔ محترمہ نواب بی بی صاحبہ۔ والدہ ساکن کوٹ ڈلہ ضلع سیالکوٹ

۲۔ محترمہ محمدی بی بی صاحبہ اہلیہ کلاں مرحوم

۳۔ محترمہ سشرلیفہ بی بی صاحبہ دختر ساکنان ساہووالی۔ ضلع سیالکوٹ

۴۔ مکرم جمیل احمد صاحب پسر ملازم سکورٹی دفتر متعلق منگلا ڈیم ضلع جہلم

ان تمام ورثاء میں یہ رقم تقسیم کی جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو نوٹس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنصرہ العزیز صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد خریدنے کیلئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جملہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مفت

جو لوگ صحت اور طاقت سے محروم ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی صحت کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گذار سکیں گے

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوا لیں

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی ۱

نور کاجل کے سٹاکسٹ

* لاہور۔ شفا میڈیکو لاہور
* کراچی۔ سٹور لجنہ۔ احمدیہ ہال
* پشاور۔ ملک سعادت احمد ارباب روڈ
* راولپنڈی۔ احمدیہ کمرشل کالج کشمیری بازار

نور کاجل

خریدتے وقت ملتے جلتے ناموں میں فرق کر لیا کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

درخواست ہائے دعا

میری والدہ ماجدہ ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ ٹانگوں اور بازوؤں میں سخت درد ہیں۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے (سیدہ بیگم اہلیہ مولوی عطاء الرحمان صاحب مدہ لدھیانہ)

۲۔ سیٹھی عبد العزیز صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نیاز قطب احمد بٹ

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

بہت سے ایسے معاملات کو حل کر دیا گیا ہے جو بظاہر لاینحل نظر آتے ہیں مثلاً کشمیر تحریک کو کن لوگوں نے کس لئے اور کن کن طریقوں سے سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ان سب باتوں کو سمجھنے کے لئے یہ جلد پوری پوری روشنی مہیا کرتی ہے۔ ایسے خطرناک حالات میں جماعت کن ابتلاؤں سے کندن بن کر نکلی اور کس طرح ہر قدم پر الٰہی نصرت اسکے شامل حال رہی یہ سب پہلو اسکے مطالعہ سے آئینہ ہو جاتے ہیں۔

آخر میں ہم ادارۃ المصنفین کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس جلد کی اشاعت میں بڑی محنت سے کام لیا ہے چاہیئے کہ دوست اپنی جلد جلد حاصل کر لیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا کلید ہے

اعلان نکاح

میرے لڑکے مبارک احمد کا نکاح عزیزہ نعیمہ بیگم بنت حکیم فضل الٰہی صاحب آف ربوہ سے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۱/۶۷ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الرحمٰن خاکی بی اے
مکان B ۲۷۹ -J آریہ محلہ راولپنڈی

جمعرات کو

خاکسار کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ نمبر ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور میں پریکٹس کرتا ہے اور ہفتہ کے باقی ایام ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ میں۔ بعض احباب اور مریضوں کو اس پروگرام کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے

خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر

راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے

(۱) P513/I-67
نمبر وبلنگ تار ۴۰۰۰ من۔ ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۲۰۔۰۔ روپے فروخت کی تاریخیں ۸/۳ تا ۷/۴ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۸/۴، ۸۔۵ بجے صبح۔ کھلنے کی تاریخ اور وقت ۸/۴، ۸۔۱/۲ ۵ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز انسپکشن پی۔ ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا منی آرڈر بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں۔ ڈاک پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ بنک، بیپائنٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے

پیشکشیں صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی

INF (L) 656

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۲۷

میں عبدالکریم خان ولد حکیم انوار حسین صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ زمیندارہ عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-173-B ناظم آباد ڈاکخانہ کراچی ۳۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میری زرعی اراضی ۲۳۸ ایکڑ دیہہ دھپرڈ تعلقہ کوڑی ضلع دادو میں ہے۔ اس کی قیمت اندازاً -/۷۵۰۰۰ روپے ہے۔ یہ میری واحد ملکیت ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲۔ مجھے ماہوار پنشن مبلغ -/۱۰۴ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا کم حسب قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ حفظ ۳۰ اگست ۱۹۶۶ء (شرط اول -/۷۸ روپے) ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد عبدالکریم خان بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ عبدالکریم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیر۔ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۶۲۸

میں فاروق احمد ولد ماسٹر عنایت اللہ صاحب قوم کہل پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق کٹلری ورکس نظام آباد ڈاکخانہ نظام آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ دو صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو میرا حسب قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول -/۱۰ روپے)

العبد:۔ فاروق احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ برکت علی بقلم خود سیکرٹری اصلاح و ارشاد (وارد)

گواہ شد:۔ غلام احمد امیر جماعت حافظ آباد۔

مسل نمبر ۱۸۶۲۹

میں بشیر احمد اختر ولد ظہور الدین مرحوم قوم بھٹی پیشہ مبلغ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ایک سو تیس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول -/۵) العبد بشیر احمد اختر واقف زندگی وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

گواہ شد: سید محمود احمد ناصر دارالصدر ربوہ

گواہ شد: ابوالعطاء جالندھری ربوہ

مسل نمبر ۱۸۶۳۰

میں محمد علی چیمہ ولد محمد یوسف صاحب قوم جٹ پیشہ تبلیغ عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھگت ڈاکخانہ خاص صوبہ لنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں اور میری کوئی جائداد اس وقت نہیں ہے۔ میں واقف زندگی ہوں۔ اور بغرض تبلیغ کینیا مشرقی افریقہ میں مقیم ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ۲۷۰ شلنگ الاؤنس مجھے تحریک جدید کی طرف سے مجھے ملتا ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا حسب قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی۔ (شرط اول ایک روپیہ)

العبد:۔ محمد علی خان

گواہ شد:۔ سید سعید احمد ناصر ابن ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب P.O. Box ۔ 24 TAVETA P.O. Box 2611 — KENYA NAIROBI

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق صوفی ابن شیخ اللہ بخش مرحوم P.O. BOX NO 554 NAIROBI

مسل نمبر ۱۸۶۳۱

میں مرزا احمد رفیق ولد مرزا اسد دین قوم مغل پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نیو شالیمار کالونی پلاٹ نمبر ۱۳۹ ڈاکخانہ ملتان روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت درج ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد مکان نیو شالیمار ملتان روڈ۔ لاہور مالیتی مبلغ ۶۰۰۰ روپے ہے (۲) ماہوار آمدن مبلغ -/۲۰۰ روپے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد و آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ کی جاوے۔ (شرط اول -/۶ روپے)

العبد:۔ محمد رفیق پلاٹ ۱۳۹ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور۔

گواہ شد:۔ مرزا عبدالحکیم نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور

گواہ شد:۔ بقلم خود عبدالرحمٰن وصیت نمبر ۱۰۸۷۶ چک جھمرہ سمن آباد

مسل نمبر ۱۸۶۳۲

رضیہ بیگم زوجہ مرزا احمد رفیق قوم مغل پیشہ گھریلو عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پلاٹ ۱۳۹ نیو شالیمار کالونی ڈاکخانہ ملتان روڈ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیورات وزنی ۲ تولے مالیتی -/۲۴۰ روپے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کڑے ۲ عدد وزنی ایک تولہ۔ کانٹے ایک جوڑا۔ ہاتھ کے چھاپ ایک عدد ۱/۲ تولے

(۲) جیب خرچ ۱۰.۰۰ روپے ماہوار

(۳) میرا حق مہر -/۱۰۰۰ روپیہ تھا جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کی میں ذمہ دار ہوں۔

میں اپنی مذکورہ بالا جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد یا آمد اور پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۲ روپے)

الامتہ:۔ رضیہ بیگم پلاٹ ۱۳۹ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور

گواہ شد:۔ خاکسار مرزا عبدالحکیم نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ۔ لاہور

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن وصیت ۱۰۸۷۶ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود الفضل خرید کر پڑھے!!

قومی نظام کو درست رکھنے کے لئے قرآن مجید کا ایک نہایت اہم حکم

جب مومن کسی قومی مشورہ کے لئے سردار قوم کے پاس جمع ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر مجلس سے نہ جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ " (سورۃ نور آیت ۶۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وہ اس آیت میں قومی نظام کو درست رکھنے کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ جب مومن کسی قومی مشورہ کے لئے سردار قوم کے پاس جمع ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر مجلس سے نہ جائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ مومن ہوں گے ورنہ نہیں۔ پھر سردار قوم کو بھی ہدایت دی کہ اگر مشورت میں جمع ہونے والے لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے ضروری کام کے لئے اجازت مانگے تو اسے اجازت دے دیں۔ لیکن قومی مشورہ کے وقت کسی ایسی ضرورت کا پیش آجانا جس کی وجہ سے مجلس شوریٰ کو چھوڑنا پڑے یہ بھی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے اے سردار جماعت تو ایسے موقع پر اجازت تو دے دیا کر مگر چونکہ وہ ضرورت جس کے لئے وہ اجازت مانگتے ہیں ان کی کسی شامت اعمال کا نتیجہ ہو گی یا قومی مجلس سے اٹھ جانے کی وجہ سے وہ لوگ سردار جماعت کی صحبت اور اس کے مشورہ سے اور مل کر کام کرنے سے محروم رہیں گے اور اس طرح ان کے علم اور تجربہ میں کمی آجائے گی اس لئے تو اللہ تعالےٰ سے دعا بھی کر کہ یہ لوگ اس کے بد اثرات سے بچ جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان کی کوتاہی کا ازالہ فرما دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو اس شدت کے ساتھ اس ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ انہیں طبعی ضروریات کے لئے بھی مجلس سے بلا اجازت جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ ایسی حالت میں صحابہؓ سرک کر سامنے آجاتے یا انگلی اٹھا دیتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ جاتے کہ کوئی حاجت ہے اور ہاتھ کے اشارہ سے اجازت دے دیتے مگر اس زمانہ میں عام طور پر اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا جاتا۔

مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور تشریف لے گئے۔ جب آپ نے واپس قادیان آنے کا ارادہ فرمایا تو چونکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ابھی وہاں کچھ دن ٹھہرنا تھا اس لئے آپ نے مجھے لاہور میں ہی ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ تم اُن کے ساتھ آجانا۔ جب میں آیا اور آپ کے پاس آکر میں نے السلام علیکم کہا تو میرے سلام کا جواب دینے سے بھی پہلے آپ نے فرمایا۔ میاں تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ جتنے آدمی تھے وہ سارے ہمیں بٹالہ چھوڑ کر آ گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے امر جامع کے متعلق جو قرآنی حکم تھا۔ اس پر عمل نہ کیا خلیفہ وقت کا وجود تو ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اثر سارے عالم اسلام پر پڑتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے تو اس کا اثر لازماً سب جماعت پر پڑے گا۔ اس لئے اس بارہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تو اس سختی کے ساتھ اس پر عمل کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑی دیر کے لئے بھی ادھر ادھر ہونا ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا تھا۔"

(تفسیر کبیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• لاہور۔ ۱۱ مارچ۔ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی اور شاہ بانو پہلوی کے اعزاز میں کل شام لاہور کے شہریوں کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ اس موقع پر وائس چیئرمین لاہور کارپوریشن نے شہنشاہ کو لاہور کی کنجی پیش کی جو انہوں نے قبول کر لی۔ اس طرح وہ لاہور کے باقاعدہ شہری بن گئے۔ شہنشاہ کی آمد کے موقع پر شالامار باغ کی خوبصورت عمارت کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا دروازہ سے بارہ دری تک سرخ فرش بچھایا گیا تھا۔ فوارے تیزی سے چل رہے تھے باغ کے پہلے تختے پر دور دور تک کرسیاں بچھی ہوئی تھیں دوسرے تختہ میں خوبصورت حوض کے اردگرد نشستوں کا انتظام تھا وائس چیئرمین بلدیہ چوہدری محمد حسین نے شہنشاہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی آمد پر اظہار مسرت کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس شہر کے بیس لاکھ باشندے جو اسلامی تہذیب اور ثقافت کی ہزار سالہ روایات کے امین ہیں آپ کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم کرتے ہیں۔

• نیویارک ۱۱ مارچ۔ پاکستان نے سلامتی کونسل کی توجہ مقبوضہ کشمیر کی سیاسی صورت حال کی طرف مبذول کرائی ہے۔ جہاں تمام سیاسی رہنماؤں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے اور حریت پسند عوام پر سخت مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ پاکستان نے سلامتی کونسل پر یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے حالیہ نام نہاد انتخابات میں ہر قسم کی دھاندلی کی گئی ہے۔

گزشتہ روز پاکستان کے نائب مندوب مسٹر ایس ایم پاشا نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان سے ملاقات کی تھی۔ اور ان کی توجہ مقبوضہ کشمیر کے حالات کی طرف مبذول کرائی۔ اوتھان اپریل کے تیسرے ہفتہ میں پاکستان کے دورے پر آرہے ہیں۔ وہ صدر ایوب، وزیر خارجہ اور دفتر خارجہ کے افسروں سے ملاقات کریں گے۔ اوتھان جب یہاں آئیں گے تو تنازعہ کشمیر پر بات چیت کریں گے

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں،

تحریک جدید میں مجاہدین کی شمولیت کا کام ہمارے ذمہ ہے مگر ابھی تک دفتر سوم میں شامل مجاہدین کی تعداد بہت کم ہے نیز کل وعدہ جات کی رقم بھی نسبتاً کم ہے لہٰذا جملہ قائدین فوری طور پر خصوصی ہفتہ منا کر کوشش کریں کہ (۱)۔ جو احباب جماعت ابھی تک شامل نہیں ہوئے وہ دفتر سوم میں شمولیت کا شرف حاصل کریں

(۲)۔ جو شامل ہو چکے ہیں ان کا وعدہ حسب حیثیت ہو۔

(۳)۔ جو نئے احباب جماعت میں شامل ہوئے ہیں ان سے وعدہ جات لئے جاویں

(۴)۔ جو نئے کمانے والے احباب ہیں انہیں دفتر سوم میں شامل کیا جائے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

• نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ بھارت میں اقتدار کی کشمکش اب اپنے آخری مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے کیونکہ کانگریس کے صدر کامراج پرانے حریفوں اور وزارت عظمیٰ کے امیدواروں کے درمیان مصالحت کرانے میں ناکام ہو گئے ہیں کل مرارجی ڈیسائی نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۲ مارچ کو وزیر اعظم کا انتخاب لڑیں گے اور ہم بڑے بڑے کارخانہ داروں کی سازش کو ناکام بنا دیں گے جن کی اندرا گاندھی کو پشت پناہی حاصل ہے ادھر اندرا گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ میں اب بھی وزیر اعظم ہوں اور انتخاب میں نہیں بلکہ ڈیسائی لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا میں ڈیسائی کی یہ خواہش پوری نہیں ہونے دوں گی۔ کہ وہ وزیر داخلہ بن جائیں اور صوبوں پر حکمرانی کو مستحکم کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲